ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

حدیداوراس میں منافع للناس کاتجزیاتی مطالعہ

Iron And The Benefits For People In It

Muhammad Tahir
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique
Assistant professor, Faculty of social sciences, department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore
drmudassar@lgu.edu.pk
Asma Asghar
Mphil Islamic studies, Department of Islamic studies, Lahore Leads University, Lahore

Abstract

Among the things that God Almighty gave to man, there are some things on which the development of science is suspended today. Man used some metals to meet his needs which would fulfill the basic needs of his life.The first metal used by human civilization was bronze metal, gradually as man progressed, he discovered and used better things, finally man discovered iron and put it to use. Significant increase in the development of science. Iron plays an important role in the development of today's modern scientific age. Because iron was used only to make swords about three centuries ago.But in today's time, scientific progress has reached its peak. Now the sword was replaced by guns and cannons, and moreover, science also invented nuclear weapons, with which nations asserted their superiority over other nations and tried to keep them under their control. It is due to iron, the guarantee of the development of modern science, that today science is reaching its peak.

Ketwords: iron,benefits, development, science, human civilization.

تعارف

انسان ابتدا سے اپنے بارے میں بڑاغلط فہم رہاہے۔ جس سے وہ آج تک نکل نہیں سکا۔انسان اگرافراط پر آئے تواپنے آپ کو دنیا کی بلند ہستی سمجھنے کی غلطی کر بیٹھتا ہے ۔کسی دوسری ہستی کو بالاتر تو دور اپنا مد مقابل بھی نہیں ٹھہراتا۔ غرور و تکبر، سرکشی جیسی حرکات کو وہ اپنا معمول بنالیتاہے۔اپنے آپ کو حرفِ آخر سمجھ کر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتاہے کہ وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔ ہر کسی پر ظلم و تشدد کرتا ہے۔ جبر و قہر کا دیوتا بننے کی کوشش کرتا ہے۔اور کبھی شر وفساد کا مجسمہ بن جاتا ہے اور کہتاہے:

مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً (1)

"ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے؟"

اور یہی انسان جب تفریط کی طرف مائل ہوتاہے تواپنے آپ کو دنیا کی ذلیل وپست ہستی سمجھ لیتاہے۔وہ چیزیں جواس کے فائدے کے لیے تخلیق کی گئی تھیں، جن پر انسان کو مسخر کیا گیا تھاان کے سامنے جھک جاتاہے۔ کبھی وہ پتھر کی عبادت کرتاہے تو کبھی سورج، چانداور ستاروں کواپنادیوتا سمجھ لیتاہے۔

اسلام جو کہ انسانوں کے لیے دینِ برحق ہے نے انسان کو بتایا کہ وہ اتنا ذلیل نہیں جتناوہ خود کو سمجھ بیٹھا ہے

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (2)

"اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی "

اللہ تعالیٰ نے انسان کی دونوں حالتوں یعنی افراط اور تفریط دونوں کو ناپسند فرمایا۔ کیونکہ ان دونوں حالتوں میں انسان اپنی حدود سے تجاوز کر بیٹھتا ہے۔

إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ(3)

"بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا"

مالکِ کائنات نے انسان کے اعزاز کے لیے کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اس کے لیے مسخر فرمادیں تاکہ انسان ان سے فوائد حاصل کر سکے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ(4)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر فرما دیا ہے اور کشتیوں کو (بھی) جو اس کے امر (یعنی قانون) سے سمندر (و دریا) میں چلتی ہیں، اور آسمان (یعنی خلائی و فضائی کرّوں) کو زمین پر گرنے سے (ایک آفاقی نظام کے ذریعہ) تھامے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے (جب وہ چاہے گا آپس میں ٹکرا جائیں گے)۔بیشک اللہ تمام انسانوں کے ساتھ نہایت شفقت فرمانے والا بڑا مہربان ہے"

خدا تعالیٰ نے انسان کی تسخیر میں جو چیزیں دیں ان میں کچھ ایسی ہیں جن پر آج سائنس کی ترقی موقوف ہے۔انسانی تہذیب نے آغاز میں ہی کچھ چیزوں کو دریافت کیا اوران کو تصرف میں لایا۔انسان نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کچھ دھاتوں کا استعمال کیا جس سے وہ اپنی زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے ساتھ تین چیزیں زمین پر نازل ہوئیں۔ حجرِ اسود، عصاءِ موسوی اور لوہا۔(5)

انسانی تہذیب نے جس دھات کا استعمال سب سے پہلے کیا وہ کانسی کی دھات تھی، آہستہ آہستہ جیسے انسان ترقی کرتا گیا وہ بہتر سے بہتر چیزوں کی دریافت اور ان کا استعمال کرتا گیا بالآخر انسان نے لوہے کی دریافت کی اور اس کو استعمال میں لایا اور سائنس کی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔

آج کے اس جدید سائنسی دور میں لوہا انسان کے لیے بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کی ضروریات کی ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جو لوہے سے تیار کی جاتی ہیں۔ایک طرف جہاں انسان ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور جدید سے جدید تر چیزوں کی دریافت کو انسانی زندگی کے لیے مفید بنا رہا ہے تو دوسری طرف یہی انسان مال ودولت کے حرص میں بھی مبتلا نظر آتا ہے۔اور ان کے پیچھے بھاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے جو اس کے لئے نقصان کا سبب ہیں۔

مالک کائنات نے انسان کے لیے سونا، چاندی کی منفعت کے بارے حکم نہیں فرمایا بلکہ لوگوں کے لیے لوہے کو مفید قرار دیا۔

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ(6)

"اور ہم نے (معدنیات میں سے) لوہا مہیّا کیا اس میں (آلاتِ حرب و دفاع کے لئے) سخت قوّت اور لوگوں کے لئے (صنعت سازی کے کئی دیگر) فوائد ہیں اور (یہ اس لئے کیا) تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ کون اُس کی اور اُس کے رسولوں کی (یعنی دینِ اسلام کی) بِن دیکھے مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (خود ہی) بڑی قوت والا بڑے غلبہ والا ہے۔"

جدید سائنس کی ترقی کا انحصار اس وقت لوہے پر ہے۔دنیا کی تمام بڑی طاقتیں لوہے کو تصرف میں لا کر نت نئی ایجادات کر رہی ہیں، ملک و قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن بھی کر رہے ہیں اور سپر پاور طاقت کا لوہا بھی منوا رہے ہیں۔مسلم ریاستیں جو کہ خوابِ غفلت کا شکار ہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ مالکِ کائنات نے لوہے کو اتارنے اور اس میں لوگوں کے لیے منفعت کے بارے جو حکم فرمایا آخر وہ کیا فوائد ہیں جو ایک انسان حاصل کر سکتا ہے۔اور موجودہ وقت کی سپر پاور ریاستوں سے سبق سیکھنا چاہیے کہ انہوں نے لوہے کو تصرف میں لا کر کیسے ترقی حاصل کی اور دنیا کے لیے مثال بن گئیں۔

لوہا:

لوہا(حدید)ایک کیمیائی عنصر ہے جس کی علامت Fe (لاطینی:Ferrum) ہے۔اس کا جوہری نمبر 26 ہے۔یہ دوری جدول میں آٹھویں گروہ اور دورِ چہارم کا عنصر ہے۔یہ چند لومقناطیسی عناصر میں سے ایک ہے۔

لوہا بلحاظِ وزن سیارہ زمین پر سب سے زیادہ پایا جانے والا عنصر ہے اور زمین کی بیرونی تہہ میں یہ چوتھے نمبر پر سب سے زیادہ مقدار میں موجود ہے۔ یہ ایک سستی ترین دھات ہے۔ مگر دنیا میں صنعتی انقلاب کا سبب یہ دو معدنیات ہیں لوہا اور کوئلہ۔

ان دونوں دھاتوں کے سبب لاتعداد مشینیں تیار کی گئیں جن کے باعث انسان نے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی، آج شاید ہی کوئی مشین ہو جس میں لوہا شامل نہ ہو۔

ماخذ:

کائنات میں پائی جانے والی بھاری دھاتیں بڑے ستاروں کے نیوکلئیس میں پیدا ہوتی ہیں۔ تاہم ہمارے نظام شمسی کے اندر از خود لوہا پیدا کرنے کے لیے موزوں ڈھانچہ نہیں ہے۔ یہ صرف سورج سے بہت بڑے سائز کے ستاروں کے اندر پیدا ہو سکتا ہے۔ جن میں درجہ حرارت کروڑوں درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ جب کسی ستارے میں بننے والے لوہے کی مقدار ایک خاص حد تجاوز ہو جائے تو وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایک دھماکے کے ساتھ "نوا(NOVA) یا سپر نوا(Super Nova)" خارج کرتا ہے۔ جو ایک قسم کے شہابیے ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی تعداد خلا میں پھیل جاتی ہے۔ یہ اس وقت تک حرکت کرتے رہتے ہیں جب تک کسی جرمِ فلکی کی قوتِ جاذبہ انہیں اپنی طرف کھینچ نہ لے۔

پروفیسر آرام اسٹرانگ سے لوہے اور اس کی تشکیل کے بارے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے ان عناصر کی تشکیل کے بارے واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> "ریاضی کے حساب سے لوہے کے ایک ایٹم کو بنانے کے لیے ہمارے نظامِ شمسی (جس میں سورج اور آٹھ سیارے شامل ہیں) کی مجموعی توانائی ناکافی ہے۔ اس سے کم از کم چار گنا زیادہ توانائی کی ضرورت ہے۔"

سائنس دانوں کو یقین ہے کہ لوہا ایک غیر زمینی شے ہے جو زمین پر پیدا نہیں ہوتی بلکہ کسی دوسرے ذریعے سے زمین پر آتی ہے۔

تاریخ:

اب تک دریافت شدہ عناصر کی تعداد 118 ہے۔ جن میں سے قدرتی طور پر پائے جانے والے عناصر 94 کی تعداد میں موجود ہیں اور لوہا بھی ان قدرتی طور پر پائے جانے والے عناصر میں سے ہے۔ تاریخی لحاظ سے لوہا سب سے پرانے عناصر میں شمار ہوتا ہے۔ یعنی وہ چند عناصر جو ابتدائی دور میں پائے جاتے تھے ان میں ایک عنصر لوہے کا ہے۔

> حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے ساتھ تین چیزیں زمین پر نازل ہوئیں۔ حجرِ اسود، عصاءِ موسوی اور لوہا۔(7)

انسان ابتداً جن دھاوتوں سے واقف تھا ان دھاتوں میں سے ایک دھات لوہے کی ہے۔ لوہا آج سے تقریباً 3500 سال قبل مسیح دریافت ہوا۔ مگر اس کا استعمال لوگوں کے لیے ممکن نہیں تھا کیونکہ لوہا 1535 سینٹی گریڈ پر پگھلتا ہے اور آج سے چار ہزار سال قبل استعمال ہونے والی بھٹیوں میں 1150 سینٹی گریڈ تک ٹمپریچر حاصل ہو سکتا تھا جو تانبے کو تو گلا سکتا تھا مگر لوہے کو نہیں۔ سب سے پہلے لوہے کو Asia Minnor میں 1500 قبل مسیح میں کامیابی سے کشید کیا گیا۔ ہٹی پہلی قوم تھے جنہوں نے لوہے کہ دھات کاری میں مہارت حاصل کی۔ انہوں نے لوہے کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا اور اس سے مختلف اوزار و ہتھیار تیار کیے۔ 1200 سال قبل مسیح Asia Minnor کے بادشاہ نے اپنے گورنر کو خطوط لکھے جس میں لوہے کی پیداوار موجود تھی۔ لوہے کی ایجاد سے قبل دریافت ہونے والی ساری دھاتیں (سونا، چاندی، سیسہ اور قلعی) اتنی نرم ہوتی تھیں کہ ان سے کارآمد اوزار اور ہتھیار نہیں بنائے جا سکتے تھے۔ لوہا ان سب دھاتوں سے سخت دھات ہے جس کی وجہ سے لوگوں نے لوہے کو ترجیح دی اور اس کا استعمال شروع کیا۔ قرآن کریم نے لوہے کے سخت ہونے پر کفار کو وعید کرتے ہوئے فرمایا:

قُلْ كُونُواْ حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا(8)

"فرما دیجئے: تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا"

کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اٹھائیں جائیں گے وہ اگر پتھر اور لوہے سے بھی زیادہ سخت ہوئے تب بھی زندہ کر دیے جائیں گے۔

لوہا زمین پر پایا جانے والا عنصر نہیں:

لوہا زمین پر پایا جانے والا عنصر نہیں ہے۔ اگرچہ لوہا زمین کے اندر کانوں سے نکلتا ہے مگر اس کو نازل کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ(9)

"اور ہم نے (معدنیات میں سے) لوہا مہیّا کیا اس میں (آلاتِ حرب و دفاع کے لئے) سخت قوّت اور لوگوں کے لئے (صنعت سازی کے کئی دیگر) فوائد ہیں اور (یہ اس لئے کیا) تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ کون اُس کی اور اُس کے رسولوں کی (یعنی دینِ اسلام کی) بِن دیکھے مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (خود ہی) بڑی قوت والا بڑے غلبہ والا ہے۔"

مولانا مودودی فرماتے ہیں:

"لوہا اتارنے کا مطلب زمین میں لوہا پیدا کرنا ہے۔"(10)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی فرماتے ہیں:

"لوہا اگرچہ زمین کے اندر کانوں سے نکلتا ہے تاہم اسے نازل کرنے سے تعبیر کیا ہے۔اس سے مراد ان چیزوں کو پیدا کرنا اور وجود میں لانا اور اجمالاً تمام اشیا میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں"(11)

آج سائنس کی ترقی نے اس آیت کے مفہوم میں حیرت انگیز اضافہ فرمادیا ہے۔کیونکہ اس آیت کے غور پتہ چلتا ہے اس میں ایک بے حد سائنسی معجزے کا ذکر کیا گیا ہے۔اس پر جدید فلکیاتی محققین نے انکشاف کیا ہے کہ ہماری دنیا میں پایا جانے والا لوہا بیرونی خلا کے عظیم ستاروں سے آیا ہے۔

اقسام:

زمین پر پایا جانے والا لوہے کی مختلف اقسام ہیں اور ہر قسم کے مختلف فوائد ہیں جو انسانی زندگی میں کام آرہے ہیں۔

کاسٹ آئرن:

کاسٹ آئرن لوہے کہ وہ قسم ہے جس میں کاربن کی مقدار 2 فیصد سے زیادہ ہوتی ہے۔یہ ناخالص قسم کا لوہا جس کو بنانا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

خالص لوہا 1535 ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلتا ہے۔اس کے برعکس کاسٹ آئرن 350 ڈگری پر پگھل جاتا ہے۔جب لوہے کہ کچ دھات سے لوہا نکالا جاتا ہے تو پہلے مرحلے میں پگ آئرن (Pig Iron) حاصل ہوتا ہے جس میں کثافتیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ایسا لوہا کسی کام میں نہیں لایا جاسکتا۔دوسرے مرحلے میں پگ آئرن سے کاسٹ آئرن حاصل کیا جاتا ہے پھر اس سے اسٹیل حاصل کیا جاتا ہے۔اسٹیل کے مقابلے میں کاسٹ آئرن کو زنگ کم لگتا ہے۔کاسٹ آئرن کو ویلڈنگ کے ذریعے جوڑا نہیں جاسکتا۔ہتھوڑے مارنے سے چوٹ مارنے پر یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے اور گرم حالت میں بھی اس کی شکل نہیں بدلی جاسکتی۔اسٹیل کھینچاؤ برداشت کر سکتا ہے مگر کاسٹ آئرن نہیں۔کاسٹ آئرن کافی وزن برداشت کرلیتا ہے۔یورپ میں کاسٹ آئرن سے توپیں ڈھالنے کا کام پندرھویں صدی عیسوی میں شروع ہوا۔اگرچہ کاسٹ آئرن سے بنی توپیں زیادہ وزنی ہوتی تھیں۔مگر یہ پہلے سے زیر استعمال کانسی کی توپوں سے بہت زیادہ سستی پڑتی تھیں۔اس طرح انگلینڈ کو اپنی بحریہ کو مضبوط بنانے میں بڑی مدد ملی۔

ہیم آئرن:

ہیمی لوہا خون اور اعلیٰ چھاتی کے پٹھوں میں ایک سرخ رنگ ہے۔یہ ایک قسم کی حیاتیاتی لوہا ہے جس میں براہِ راست ذہنی مائکروسافٹ خلیوں کی طرف سے بغیر کسی جراثیمی جلدی کے بغیر جذب کیا جاسکتا ہے۔ہیمی لوہے کے ہڈی میرو وہیو میٹو پزیس کو فروغ دینے اور جانوروں کے لیے ہیمولوٹک اور ہیمروشرک انیمیا کا علاج کرنے پر ایک اچھا اثر ہے، یہ سب سے زیادہ مثالی اور معروف انسداد انیمیا منشیات ہے۔ریڈ خون کے خلیج کی تیاری میں ہیموگلوبن کا اثر ہوتا ہے۔جسم اور صحت کو بڑھانے اور ہائڈروجن پیرو آکسائڈ کے خاتمے کو فروغ دیتا ہے۔حالیہ برسوں میں ہیم آئرن نے کھانے اور دوا میں تیزی سے ترقی کی ہے کیونکہ ہتھیاروں میں ہیم لوہے کی جذباتی شرح غیر ہیم لوہے کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔جاپان اور امریکہ جیسے ممالک میں یہ وسیع پیمانے پر کھانے کی غذائیت کے فروغ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

سلیم آئرن:

سلیم لوہا زیادہ تر پائپ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ ایک محفوظ اور قابل اعتماد آپریشن، دریا اور سڑک پار کرنے اور عمارت کے ذریعے گزر پائپ لائن کی تعمیر میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تعمیراتی کاموں کو مضبوط بنانے میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سلیم لوہے سے پائپ کی نئی مصنوعات کو کافی فروغ حاصل ہوا جس سے نت نئے طریقوں سے تعمیراتی کاموں کو وسیع کیا گیا اور مضبوط بنایا گیا۔

الیکٹرک آئرن:

الیکٹرک لوہے سے بجلی کے استعمال میں کافی بچت حاصل کی گئی ہے۔ اس کا استعمال بجلی کے کاموں میں کیا جاتا ہے، کپڑوں کو استری کرنے میں استری میں الیکٹرک لوہے کا استعمال کیا جاتا ہے جو بجلی کی بچت کے ساتھ کرنٹ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے کرنٹ بغیر نقصان پہنچائے گزر جاتا ہے۔

اہمیت:

لوہا انسانی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ انسان میں موجود خون میں بھی لوہے کی موجودگی کو کوئی انکار نہیں۔ انسانی زندگی کی تمام ضروریات آہن پوری کر رہا ہے۔ انسان کی خوراک، گھر اور لباس سب لوہے کے محتاج نظر آتے ہیں۔ اس لیے آج کی انسانی تہذیبیں لوہے کی تہذیب کہلاتی ہیں۔ جدید سائنسی دور میں بھی انسانوں کی ترقی کا راز لوہے میں پوشیدہ ہے۔ کیونکہ انسان کی روز مرہ زندگی سے لے کر زندگی کے تمام شعبوں میں لوہے کا استعمال بکثرت پایا جاتا ہے۔ لوہا اللہ تعالی کی طرف سے انسان کے لئے ایک خاص انعام ہے۔ لوہا ان عناصر میں سے ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں واضح طور پر کیا گیا ہے۔ بلکہ ایک پوری سورت (الحدید) اس دھات کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ لوہے کو خدا تعالی نے منکرینِ حق اور حجت قائم ہونے کے بعد انکار کرنے والوں کی سرکوبی کے لئے رکاوٹ بنایا۔ تاکہ لوہے سے ہتھیار بنا کر ان کا خاتمہ کیا جائے جو اسلام دشمنی میں مسلمانوں کے درپے ہو جائیں۔ اللہ رب العزت نے دشمنوں کے خاتمے اور ان پر لرزہ طاری کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ نبی حضرت داؤدؑ کو لوہے کے انعام سے نوازا۔ اور حکم دیا کہ لوہے کو استعمال میں لا کر ہتھیار بنائیں اور دشمنوں کی سرکوبی کریں۔

وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ(12)

" اور ہم نے اُن کے لئے لوہا نرم کر دیا"

یہ اہمیت لوہے کو ہی حاصل ہے کہ مالکِ کائنات نے اس کے نام پر پوری سورت رکھ دی۔ حالانکہ دنیا میں موجود اور بھی بہت سی دھاتیں ہیں جو بہت قیمتی ہیں۔ مگر ان کے مقابلے میں لوہا ایسی دھات ہے جو معاشرے کی ترقی میں بڑا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"چار چیزیں برکت والی ہیں۔ اللہ تعالی نے انہیں آسمان سے نازل فرمایا۔ لوہا، آگ، پانی اور نمک۔"(13)

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

و یظھر ایضاً ان الذھب لا یقوم مقام الحدید فی شیء من ھذہ المصالح فلو لم یوجد الذھب فی الدنیا ما کان یختل شیء من مصالح الدنیا ،و لو لم یوجد الحدید لاختل جمیع مصالح الدنیا۔(14)

جو مقام لوہے کو حاصل ہے وہ مقام سونے کا نہیں۔ یہ لوہے کی فضیلت ہے کہ وہ آسانی سے کثیر مقدار میں موجود ہے جبکہ سونا مشکل سے اور قلیل مقدار میں ملتا ہے۔

امام رازی کے اس بیان پر ایک تہذیب استوار کی جا سکتی ہے، اور تہذیب کے مزاج کی شناخت بھی ہوتی ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تہذیب سازی میں آہن کا اہم کردار ہے اور سونا بیکار شئے ہے۔ بلکہ یہ تہذیب راست خطوط پر قائم ہو تو لوہا معاشرے کو ایک عمارت کی طرح سیدھا رکھتا ہے اور ظلم پر روک لگاتا ہے۔ کیونکہ لوہا جہاد، جہدِ عمل اور جفاکشی، ایجاد و اختراع اور صنعت و حرف کی علامت ہے۔ اور دنیوی اعتبار سے سونا گھر بیٹھے عیاشی کی علامت ہے۔ تعشیات، کاہلی، ذخیرہ اندوزی، ساہوکاری، مہاجنی تکاثر مال، معاشرتی غفلت، اقتصادی فساد، روحانی اضمحلال و انحطاط کا راست تعلق سونے اور زر سے ہے۔ کیونکہ کثرتِ زر و مال در حقیقت شعور کی بے نوری، عمرانی جمود، مادی زوال اور تہذیب کے انہدام کا بڑا سبب ہوتی ہے۔ سونا اقتصادی افسردگی اور بے عملی کی اور اس کے برعکس لوہا معاشرتی حرکت کی نمائندگی کرتا ہے۔ لوہا دنیا سے ظلم و فساد کو مٹانے کے کام آتا ہے۔ ریاستوں کے عروج کو دوام بخشتا ہے۔ اور جبکہ سونے اور جواہرات کو اکٹھا

کرنے والی قومیں صفہ ہستی سے اپنا وجود ختم کر لیتی ہیں۔ دوسری طرف آہن کو استعمال میں لانے والی قومیں اپنے عروج کو برقرار رکھتی ہیں۔ اور دنیا میں اپنی حکمرانی کا قائم رکھتی ہیں۔

منفعت:

اللہ تعالیٰ نے کائنات عرض وسماوات میں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا۔ انسانی زندگی کی بقا کے لئے کچھ اور چیزوں کو بھی تخلیق کیا۔ اور انسان کو ان پر اختیار دیا تاکہ وہ ان کو تصرف میں لا کر فوائد حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور رب تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ ارشاد فرمایا؛

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ (15)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر فرما دیا ہے"

انسان کی زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے سہولیات کا سامان رکھا اور رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو بھی مبعوث فرمایا تاکہ انسان اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف آسکے۔ آج کے اس سائنسی دور میں جب انسان نے کائنات کو تسخیر کرنا شروع کیا اور ایسی چیزوں کی کھوج کی جو پہلے انسانی آنکھ سے پوشیدہ تھیں۔ انسان نے اس کو اپنی کامیابی تصور کیا اور وجودِ باری تعالیٰ سے انکاری ہو گیا۔

ہبل نے تقریباً ایک صدی پہلے اپنی فلکیاتی دوربین کے ذریعے جب کائنات کے پھیلاؤ کا عندیہ دیا تو اس کو فلکیاتی تاریخ کا عظیم کارنامہ قرار دیا گیا۔ اسٹیفن ہاکنگ نے اس کو ایک انقلابی دریافت قرار دیا تھا۔ جدید سائنس کی اس تحقیق کو قرآن نے سینکڑوں سال پہلے ہی بیان کر دیا تھا:

كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا(16)

" پس ہم نے ان کو پھاڑ کر جدا کر دیا"

جدید سائنس کے مطابق پودوں میں نر اور مادہ دونوں جنس کے پودے موجود ہوتے ہیں۔ دینِ اسلام اس حقیقت کو کئی صدیاں پہلے عیاں کر چکا ہے:

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(17)

"اور ہم نے ہر چیز سے دو جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم دھیان کرو اور سمجھو"

انسان نے جدید دریافتوں میں لوہے کو بھی دریافت کیا۔ مگر کافی عرصہ تک وہ اس کا استعمال تک نہ جانتا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ لوہے سے آگاہ ہوا اور اس کا استعمال شروع کیا۔ زمین پر لوہے کی موجودگی سائنسدانوں کے لیے ایک عرصے تک دردِ سر بنی رہی۔ جدید سائنس نے بتایا کہ لوہا ہمارے سورج سے بڑے ستارے میں پیدا ہوتا ہے اور ستارہ عظیم دھماکے سے پھٹتا ہے۔ جس کے باعث اس میں موجود لوہا خلاء میں بکھر جاتا ہے۔ بعد ازاں یہیں لوہا زمین سمیت دیگر سیاروں پر گر جاتا ہے۔ سائنسدان اس پر حیران تھے کہ لوہا اور دیگر معدنیات زمین پر کیسے آئیں؟

اللہ تعالیٰ نے لوہے کو دوسرے سیارے سے زمین پر اتارا اور اس میں لوگوں کے لئے منفعت رکھی تاکہ انسان اپنی ضروریاتِ زندگی کا سامان پیدا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی لوہے سے فائدہ حاصل کرنے کا حکم فرمایا تاکہ مسلمان طاقت و قوت کے ساتھ منکرینِ حق اور دشمنانِ اسلام کی سرکوبی کر سکیں۔ حضورؐ نبوت کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ آپؐ پر مکی سورتوں کی وحی آتی رہی۔ ان سب میں مشرکین سے جدال، توحید کی وضاحت اور دلائل وبینات کا ذکر تھا۔ جب ان لوگوں پر حجت قائم ہو گئی تو مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہوا اور جنہوں نے اس دین کو قبول نہیں کیا اور راستے کی رکاوٹ بنتے ہوئے مسلمانوں کی جان کے درپے ہو گئے تو تلوار سے لڑائی کا حکم دیا۔ تاکہ مسلمان لوہے کو تصرف میں لائیں اور دینِ اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کا قلع قمع کر سکیں۔ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں لوہے نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ وہ شعبہ چاہے تہذیبی ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا اقتصادی لوہے کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔

فوائد: انفرادی سطح پر

انسانی زندگی میں اگر انفرادی سطح پر لوہے کے استعمال اور فوائد کو دیکھا جائے۔ تو انسانی زندگی مختلف اصولوں پر قائم نظر آتی ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ نے انسانی زندگی کے چار اصول قائم فرمائے ہیں:

اما الاصول فاربعہ: الزراعہ والحیاکہ وبناء البیوت والسلطنہ(18)

زراعت

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

لباس

گھر

سلطنت

ان چاروں شعبوں میں لوہے کے بغیر انسانی زندگی بے کار نظر آتی ہے۔

زراعت کے شعبے میں لوہے کا استعمال

انسان کی زندگی کی بنیادی ضروریات میں پہلی ضرورت اس کی خوراک ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کی بقاء خوراک پر منحصر ہے۔ زراعت کے شعبے میں لوہے کا استعمال جا بجا نظر آتا ہے اور لوہے کے بغیر زراعت کا حصول کسی صورت ممکن نہیں۔ زراعت کے شعبے میں لوہے کے استعمال کے مصالح و فوائد بہت زیادہ ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ نے ان فوائد کو یوں بیان کیا ہے:

اماالزراعہ فمحتاجہ الی الحدید، و ذلک فی کرب الاراضی و حفرھا، ثم عند تکون ھذہ الحبوب وتولدھا لا بد من خبزھا و تنقیتھا ،و ذالک لا یتم الا بالحدید ،ثم الحبوب لا بد من طحنھا و ذالک لا یتم الا بالحدید ، ثم لا بد من خبزھا و لا یتم الا بالنار ،ولا بد من المقدحۃ الحدیدۃ، و اما الفواکہ فلا بد من تنظیفھا عن قشورھا ،و قطعھا علی الوجوۃ الموافقۃ للاکل ولا یتم ذلک الا بالحدید (19)

زمین کی سینچائی اور کھودائی

زمین کی سینچائی میں بھی لوہے کی مشینوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس میں ٹیوب ویل کے بغیر یہ کام ممکن نہیں اور اس کے ساتھ زمین کی کھودائی کے لیے ہل مشین کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ زمین کو فصل اگانے کے قابل بنایا جائے۔ اس میں ٹریکٹر، ہل مشین، ٹیوب ویل جیسی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں اور یہ سب لوہے سے بنائی جاتی ہیں۔

درختوں کی کانٹ چھانٹ کرنا

درختوں کی کانٹ چھانٹ کے لیے بھی لوہے کے اوزار استعمال کیے جاتے ہیں ورنہ بڑے اور موٹے درختوں کی کٹائی ممکن نہ ہو پاتی۔ یہ سب لوہے سے ایجاد کردہ چیزیں ہیں جن سے یہ سب کام لیے جاتے ہیں

گندم کی پیسائی

جب ایک کسان زمین کاشت کرلیتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس فصل کی کٹائی سے لے کر خوراک بننے تک سب چیزوں میں اصل کردار لوہے کا ہوتا ہے۔ تھریشر مشین سے لے کر آٹا بنانے والی چکی تک، سب لوہے سے کام لیا جاتا ہے۔

روٹی پکانا (لوہے کے چولہے پر)

جب گندم آٹے کی شکل میں آتی ہے تو اگلا مرحلہ روٹی بنانے کا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جس میں خوراک کو اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ انسان اس کو کھانے کے لئے تیار ہو۔ اس روٹی کے مرحلے کو مکمل کرنے کے لیے چولہے کی ضروت ہوتی ہے تاکہ وہ آگ کی تپش کو برداشت کر کے روٹی کو کھانے کے قابل بنائے۔ یہ مرحلہ آہن ہی کی صورت میں مکمل ہوتا ہے جو آگ کی گرمی کو برداشت کرتا ہے تاکہ خوراک انسانی معیار کے مطابق تیار ہو سکے۔

پھلوں کی صفائی (چھلکا اتارنا)

پھلوں کی صفائی اور ان کا چھلکا اتارنے میں لوہے کا اہم کردار ہوتا ہے۔ کیونکہ پھلوں سے چھلکا اتارنے کے لئے جو اوزار (چھری) استعمال کیے جاتے ہیں وہ بھی لوہے سے تیار شدہ ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا زراعت کے سب مراحل ایسے ہیں جن میں لوہے کا کردار بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے زراعت لوہے کی محتاج ہے۔ لوہے کے بغیر زراعت کی تیاری ممکن نہیں۔

لباس کے شعبے میں لوہے کا استعمال

انسانی ضرورت کی دوسری چیز لباس ہے۔ لباس کی تیاری کے لیے جو چیزیں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ان سب کی تیاری لوہے کے بغیر ممکن نہیں۔

اما الحیاکہ فمعلوم انہ یحتاج فی آلات الحیاکۃ الی الحدید ثم یحتاج فی قطع الثیاب و خیاطتھا الی الحدید (20)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

لباس کی تیاری میں جو آلات استعمال کیے جاتے ہیں وہ سب لوہے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔درزی کی سوئی اور سلائی مشین سے لے کر قینچی تک یہ سب لوہے کے بغیر ممکن نہیں۔کیونکہ یہ سب لوہے کی محتاج ہیں۔

گھر بنانے کے شعبے میں لوہے کا استعمال

انسانی ضروریاتِ زندگی میں کام آنے والی تیسری چیز گھر ہے۔تاکہ انسان ایک گھر میں رہ کر محفوظ زندگی بسر کر سکے۔آج کے اس جدید دور نے نت نئی ایجادات کو وجود بخشا ہے۔وہ انسان جو کچی اینٹوں سے ایک مالے کے گھر کی تعمیر کرتا تھا وہ آج لوہے کی بدولت بلند و بالا بلڈنگ کی تعمیر کر رہا ہے یہ سب اگر ممکن ہوا تو لوہے کی وجہ سے۔کیونکہ ان بلند و بالا تعمیرات کی مضبوطی لوہے سے ممکن ہوئی۔جدید سائنسی دور میں گھر کے تمام تراوزار لوہے کی بدولت تیار کیے جاتے ہیں۔تب جا کے ہی انسان آئیر کنڈیشنز گھر بنانے کے قابل ہوا اور اپنی وہ تسکین کے لیے جدید سے جدید تر چیزوں کو بناڈالا تاکہ انسانی زندگی آرام سے گزاری جا سکے۔

سلطنت

انسان کو اس چیز کا ادراک ہونا چاہیے کہ کائنات کی جمیع چیزوں کا حصول بغیر لوہے کے ممکن نہیں۔لوہا سلطنت و حکومت کی اساس ہے۔یعنی لوہے کی فوجی اور تادیبی اہمیت ناقابلِ انکار ہے۔آہن وہ واحد دھات ہے جو دنیا سے ظلم وفساد کو مٹانے کے لئے اقدام فی سبیل اللہ میں ہر زمانہ میں اہمیت کے ساتھ کام آیا۔باطل کی سرکوبی کے لئے ماضی میں تیر و شمشیر، تفنگ و توپ اور اب طیارہ اور ٹینک میں آہن کا کردار کسی جانباز سپاہی بلکہ لشکرِ جرار سے کم نہیں۔حدید: اس عالمِ دین کا خادم اور اس حکمراں کا وزیر ہے جو دنیا کو فساد سے پاک رکھنے پر مامور ہے۔اُمورِ سلطنت کو چلانے کے لئے حکامِ بالا کو بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اندرونی اور بیرونی خطرات سے نمٹنے کے لئے ہے ہتھیاروں کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت داؤدؑ کو بھی ہتھیار بنانے کا حکم دیا۔

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ(21)

"اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو تمہارے لئے زرہ بنانے کا فن سکھایا تھا تاکہ وہ تمہاری لڑائی میں تمہیں ضرر سے بچائے، تو کیا تم شکر گزار ہو"

یہ منفعت لوہے کو حاصل ہے تاکہ امورِ سلطنت میں کسی غیر جانبدار کی مداخلت سے نمٹا جا سکے۔اگر کوئی ریاست بلا وجہ کسی دوسری ریاست پر حملہ کرنے کے درپے ہو جاتی ہے تو اس کے حملے کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ دفاعی ریاست کے پاس سپاہیوں کے ساتھ ساتھ ہتھیاروں کی مقدار بھی معیاری ہونی چاہیے تاکہ دشمن کی سرکوبی کی جا سکے۔حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "مجھے قیامت کے وقوع سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہے حتیٰ کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جانے لگے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے۔ذلت اور رسوائی اس شخص کا مقدر ہے جس نے میری مخالفت کی۔جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی سے ہے۔"(22)

جدید سائنس اور لوہا

آج کے جدید سائنسی دور کی ترقی میں اہم کردار لوہے کا ہے۔کیونکہ آج سے تقریباً تین صدیاں قبل لوہے کا استعمال صرف تلوار بنانے تک کیا جاتا تھا۔مگر آج کے وقت میں سائنس کی ترقی اپنی عروج پر پہنچ چکی ہے۔اب تلوار کی جگہ بندوق اور توپوں نے لی اور مزید یہ کہ سائنس نے ایٹمی ہتھیار بھی ایجاد کر لیے جس کی حاصل قوموں نے دوسری قوموں پر اپنی برتری کا لوہا منوایا اور ان کو اپنے زیرِ نگیں رکھنے کی کوشش کی۔یہ جدید سائنس کی ترقی کی ضامن سب مشینری لوہے کی مرہونِ منت ہے کہ آج سائنس اپنے کمال عروج کو چھو رہی ہے۔

جدید سائنسی ہتھیار اور اسلامی ریاستیں

مسلم ریاستوں کے ہاں دین کا اصل تصور مسخ ہو چکا ہے۔کیونکہ انہوں نے نماز، روزہ کو ہی دین کا نام دے رکھا ہے۔طاقتور ریاستوں نے تمام اختیار اپنے پاس رکھ کر مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں الجھا دیا ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ہاں تصورِ دین سکڑتے سکڑتے صرف چند عبادات اور رسومات تک محدود ہو گیا۔اسی وجہ سے ہمارے ہاں آج بھی تصورِ دین یہی ہے کہ نماز پڑھو اور روزہ رکھو، ہو سکے توحج کرو ورنہ دنیا کے معاملات سے کیا لینا دینا؟ قرآن ایک ضابطہ زندگی اور ایک نظامِ حکومت لے کر آیا ہے۔یہ اپنے ماننے والوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ اس نظام کو عملی طور پر اپنے ملک اور معاشرے میں قائم کریں۔اس کی لائی ہوئی میزان کو نصب کریں اور اس کی دی ہوئی شریعت کے مطابق بغیر کسی دوسری طاقت کے دباؤ کے فیصلے کریں۔موجودہ مسلم ریاستوں کا تقابل اگر غیر مسلم ریاستوں کے ساتھ کیا جائے تو غیر مسلم ریاستیں ترقی میں مسلم ریاستوں سے بہت آگے ہیں۔اس لیے انہوں نے مسلمانوں کو اپنے ہی گھروں میں بے گھر کیا ہوا ہے۔دور بیٹھے اپنے احکامات

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ان پر وارد کرتے رہتے ہیں اور مسلمان ان کے حکم کی اتباع میں صبح و شام تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ مسلم ریاستیں جب تک قرآن کے نظام کو نافذ نہیں کریں گی تب تک وہ اسی طرح دوسری قوموں کا آلہ کار بنی رہیں گی۔ قرآن کا نظام ہی ہے جو مسلمانوں کو اس ذلت سے نجات دلا سکتا ہے۔ زیادہ تر مسلم ریاستوں میں جاگیرانہ نظام لاگو ہے جس سے روز غریبوں کا استحصال ہورہا ہے۔ اس نظام کو بدلنے کے لئے قرآن کے دیئے ہوئے نظام پر عمل کرنا ہوگا تاکہ ظلمت کا خاتمہ ہو سکے۔ قرآن کا یہ نظام معاشرے کے مراعات یافتہ طبقات کے لیے کسی قیمت پر قابل قبول نہیں ہوگا۔ جن سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے مفادات پرانے نظام سے وابستہ ہیں، وہ کب چاہیں گے کہ معاشرے میں عدل وانصاف کا دور دورہ ہو۔ باطل نظام کی بیخ کنی اور قرآن کے نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے لئے اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو راستے سے ہٹانا بھی ضروری ہے۔

قران نے ایسے عناصر کی سرکوبی کا نسخہ بھی بتادیا:

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ(23)

" اور ہم نے (معدنیات میں سے) لوہا مہیّا کیا اس میں (آلاتِ حرب و دفاع کے لئے) سخت قوّت اور لوگوں کے لئے (صنعت سازی کے کئی دیگر) فوائد ہیں اور (یہ اس لئے کیا) تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ کون اُس کی اور اُس کے رسولوں کی (یعنی دینِ اسلام کی) بِن دیکھے مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (خود ہی) بڑی قوت والا بڑے غلبہ والا ہے"

قرآن پاک نے ڈنکے کی چوٹ پر انقلاب کی بات کی ہے۔ کیونکہ جب ظالمانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا مرحلہ آئے گا تو خون بھی ضرور بہے گا اور کچھ سر بھی کچلے جائیں گے۔ یہ انقلاب کا ناگزیر مرحلہ ہے اس کے بغیر انقلاب ممکن نہیں۔ آج کی طاقت ور دنیا بات تو امن کی کرتے ہیں، مگر اپنے تصور کی ترویج کے لئے طاقت کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں، مخالف ممالک کا گھراؤ کرتے ہیں، ان پر بے رحمانہ پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ "امن کے لئے جنگ" کا نعرہ لگا کر کمزوروں پر چڑھائی کرتے ہیں اور پھر ملکوں کے ملک برباد کرکے رکھ دیتے ہیں، اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس قتل و غارت اور بربریت کو وہ وقت کی اہم ضرورت اور انصاف سمجھتے ہیں۔ اس کائنات کا خالق اور مالک بھی اللہ ہے اور زمین پر حکمرانی کا حق بھی اُسی کو ہے۔ اس نے تمام مخلوق کو اپنا تابع فرمان بنایا ہے۔ اُسی نے انسان کو ایک حد تک اختیار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کا غلط استعمال کرکے انسان اپنی من مانی شروع کر دیتا ہے۔ اپنی حکمرانی قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فساد پسند نہیں کرتا۔ وہ زمین عدل وانصاف کی ترویج اور اپنے قانون کی حکمرانی چاہتا ہے۔ اگر کوئی اُس کے حقِ حکمرانی کو چیلنج کرتا ہے تو ان باغیوں کو حق کی طاقت کے ذریعے کچل دیا جائے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ(24)

"بلکہ ہم حق سے باطل پر پوری قوت کے ساتھ چوٹ لگاتے ہیں سو حق اسے کچل دیتا ہے پس وہ (باطل) ہلاک ہو جاتا ہے، اور تمہارے لئے ان باتوں کے باعث تباہی ہے جو تم بیان کرتے ہو"

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کا یہ کام اُس کے نام لیوا کریں۔ اُس کے نام لیوا حق کے علمبردار بن کر اللہ کے باغیوں کا مقابلہ کریں، باطل نظام کو بزورِ بازو اُکھاڑ پھینکیں اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حکمرانی کو یقینی بنائیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:

"اہلِ حق حالات و زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے سامانِ حرب تیار کریں، رائج الوقت ٹیکنالوجی سے استفادہ کریں اور باطل کے مقابلے کے لئے مطلوبہ طاقت فراہم کریں۔"(25)

مسلم ریاستیں اگر ترقی چاہتی ہیں، اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتی ہیں، اپنے اقبال کو بلند کرنا چاہتی ہیں تو اس کا راز صرف یہی ہے کہ حالاتِ حاضرہ کے مطابق اپنے آپ کو جدید ٹیکنالوجی کے علوم سے بہرہ ور کریں تاکہ وہ ظلم جو مسلمان بے گناہی کی صورت میں برداشت کر رہے ہیں اس سے نجات حاصل کر سکیں۔ قرآن کا سبق بھی یہی ہے کہ اپنے لوگوں کی حفاظت کے لئے اپنے ہتھیاروں کو جدید جدید نوعیت میں تبدیل کریں تاکہ مسلمان دشمن کی ناپاک سازشوں کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔

حوالہ جات

1۔حم سجدہ،15:41
2۔بنی اسرائیل،70:17
3۔المائدہ،87:5
4۔الحج،65:22
5۔الصاوی،احمد بن محمد،حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین،دار لکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،2017،ج6،ص:2112
6۔الحدید،25:57
7۔الصاوی،احمد بن محمد،حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین،دار لکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،2017،ج6،ص:2112
8۔بنی اسرائیل،50:17
9۔الحدید،25:57
10۔مودودی،سید،ابوالا علیٰ،تفہیم القرآن،اسلامک پبلی کیشنز،لاہور،پاکستان،2013،ج5،ص:322
11۔کیلانی،عبدالرحمٰن،مولانا،تیسیر القرآن،مکتبہ السلام،لاہور،پاکستان،1432ھ،ج4،ص:393
12۔سبا،10:34
13۔الصاوی،احمد بن محمد،حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین،دار لکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،2017،ج4،ص:2112
14۔رازی،محمد بن عمر،التفسیر الکبیر اومفاتیح الغیب،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،1979،ج10،ص:
15۔الحج،65:22
16۔الانبیا،30:21
17۔الذاریات،49:51
18۔رازی،محمد بن عمر،التفسیر الکبیر اومفاتیح الغیب،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،1979،ج10،ص:233
19۔رازی،محمد بن عمر،التفسیر الکبیر اومفاتیح الغیب،،ج10،ص:232
20۔رازی،محمد بن عمر،التفسیر الکبیر اومفاتیح الغیب،،ج10،ص:232
21۔الانبیاء،80:21
22۔احمد بن حنبل،المسند،المکتب الاسلامی،بیروت،لبنان،2،1978،رقم:50
23۔الحدید،25:57
24۔الانبیاء،18:21
25۔اسرار احمد،ڈاکٹر،بیان القرآن،مکتبہ خدام القرآن،لاہور،پاکستان،2017،ج6،ص:43

ماخذ و مراجع

1۔القرآن الحکیم
2۔ابن کثیر،ابوالفداءاسماعیل بن عمر،(701- 774ھ)،تفسیر القرآن العظیم،بیروت،لبنان،دارالمعرفہ،1400ھ
3۔احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد(164۔241ھ)،المسند،بیروت،لبنان،المکتب الاسلامی،1398ھ/1978ء۔
4۔الصاوی،احمد بن محمد،(1175۔1241ھ)۔حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین۔بیروت،لبنان،دار لکتب العلمیہ،1979
5۔اسرار احمد،ڈاکٹر۔بیان القرآن۔لاہور،پاکستان،مکتبہ خدام القرآن،2017۔
6۔رازی،فخر الدین محمد بن عمر(544۔606ھ)۔التفسیر الکبیر او مفاتیح الغیب،بیروت،لبنان،دارالکتب العلمیہ،1979ء
7۔کیلانی،عبدالرحمٰن،مولانا۔تیسیر القرآن۔لاہور،پاکستان،مکتبہ السلام،1432ھ۔
8۔مودودی،سید،ابوالا علیٰ۔ تفہیم القرآن۔لاہور،پاکستان،اسلامک پبلی کیشنز،2013ء۔